

وسطی ایشیا میں عیسائی مشنری سرگرمیاں عالمی تبشیری پروگرام کے تناظر میں

مشرقی یورپ اور سابق سوویت یونین میں سوشلزم اور کمیونزم کی ناکامی اور اپریشن "ڈیزرٹ سٹارم" میں اتحادیوں کے مقابلے میں عراق کی جنگی کوششوں کی بری طرح ناکامی کے بعد ۱۹۹۱ء کے اواخر میں عیسائی مشنری حلقوں کی طرف سے سن ۲۰۰۰ء تک پوری دنیا تک انجیل کا پیغام پہنچانے اور ایک زیادہ بھرپور مسیحی دنیا کی شکل میں یسوع مسیح کو اس کی دو ہزاروں برسی کے موقع پر ایک گراں قدر تحفہ پیش کرنے سے متعلق توقعات میں نئی جان پڑ گئی۔ اسلام کے نام پر عراقی صدر صدام حسین کی طرف سے اتحادیوں کے خلاف مسلمان ممالک اور عوام کی تائید حاصل کرنے میں ناکامی سے عیسائی مشنری تنظیموں کے "دنیا برائے مسیح" کے خواب کی تکمیل کی کوششوں میں زبردست جوش و خروش پیدا ہوا۔ تبشیری حلقوں میں اسے "عیسائی دنیا" کی فتح سے تعبیر کیا گیا۔ ان کے خیال میں عراق کی شکست اس بات کا ثبوت تھی کہ خدائی حمایت "اسلام کے شیدائیوں" کو حاصل نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ایک مشنری جریدے "Prophecy Today" میں "اسلام کی قوت میں خم آ گیا ہے" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا جس میں کہا گیا کہ "مسلمان معاشروں میں ایسے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے جو "زندہ نہات دہندہ" (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی تلاش میں ہیں اور وہ یقیناً اُسے پالیں گے۔ چنانچہ فصل کاٹی جائے گی چاہے حالت اس کے لیے پوری طرح سازگار نہ بھی ہوں۔" مضمون نگار نے مزید لکھا: "یہ کشتانی کا موسم ہے۔ اسلام کے پیغام کو دھچک لگ چکا ہے اور وقت آ گیا ہے کہ اب عیسائیت کا واضح اور کھلا پیغام منصفہ شہود پر نمودار ہو!"

عالمی تناظر

۱۹۹۱ء میں سوویت یونین کے زوال کے بعد آزاد ہونے والی مسلمان وسط ایشیائی ریاستوں میں

وسطی ایشیا کے مسلمان، مئی - جون ۱۹۹۵ء - ۳

عیسائی مشنری سرگرمیوں کی یلغار پر توجہ مرکوز کرنے سے قبل ہم ۱۹۷۰ء کی دہائی کی آمد پر بین الاقوامی عیسائی تبشیری حلقوں میں پوری دنیا اور خاص کر مسلم دنیا کو عیسائی بنانے کے لیے ترتیب دیے جانے والے مختلف پروگراموں، ان کی تکمیل کے لیے اختیار کردہ حکمت عملیوں اور اہداف کا ایک خاکہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ خطے میں روز افزوں عیسائی مشنری سرگرمیوں کے نتیجے میں ان نو آزاد مسلم معاشروں کو درپیش خطرات کا ادراک اس کے صحیح تناظر میں ممکن ہو سکے۔

اگرچہ ۱۹۷۰ء کی دہائی کو عیسائی مشنری تنظیموں کی طرف سے بین الاقوامی طور پر "عشرہ تبشیر" قرار دینے سے متعلق پروگراموں کی تشکیل کی ابتداء ۱۹۸۰ء کی دہائی کے وسط سے ہی شروع ہو گئی تھی تاہم اتحادیوں کے مقابلے میں عراق کی شکست کے باعث "اسلام کی قوت میں خم آنے" اور عیسائیت کے لیے "مہمائی کے موسم کی آمد" کے نتیجے میں دنیا بھر کے عیسائی تبشیری حلقوں میں ایک نیا جوش و خروش پیدا ہوا۔ ستر سالہ کمپوٹ ڈور الحاد سے آزادی پانے والے دینی لحاظ سے کمزور مسلمان وسط ایشیائی معاشروں کی شکل میں ایک آسان شکار کی دستیابی نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ چنانچہ دنیا کی تقریباً تمام تبشیری تنظیموں میں عالم اسلام کو عیسائی بنانے کے لیے اشتراک کار اور موثر تعاون پر زور دینے کے لیے کانفرنسوں اور اجتماعات کا ایک لامتناہی سلسلہ چل نکلا اور نتیجتاً عالم اسلام کے تمام علاقوں میں عیسائی مشنری سرگرمیوں میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

۱۹۷۰ء کی دہائی کی ابتداء سے عالمی عیسائی تبشیری حلقوں میں اُبھرنے والے اس نئے جوش و خروش کے نتیجے میں انتہائی جارحانہ انداز میں اسلام اور اسلامی عقائد پر حملوں کا ایک نیا عنصر منظر عام پر آیا۔ ناٹجبریا کے ایک عیسائی جی۔ موٹے نے "Who is this Allah?" "یہ اللہ کون ہے؟" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو ۱۹۹۱ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا مرکزی خیال یہ تھا کہ "اللہ [لعود باللہ] در حقیقت شیطان ہے جس نے تمام اسلامی ملکوں کو جھوٹے مذہب اور آسپسی اثرات کا اسیر بنا رکھا ہے۔" مزید یہ کہ "جس روح نے محمد [ﷺ] کو الٹا کیا تھا، وہ [لعود باللہ] ہٹلر پر مسلط تھی۔"

دوسری طرف پوپ جان پال دوم کی اپیل پر "تبلیغ عیسائیت سن ۲۰۰۰ء" کے نام سے ایک پروگرام تشکیل دیا گیا، اور اس سلسلے میں سن ۲۰۰۰ء تک ایک بھرپور عیسائی دنیا کی تشکیل کے ہدف کے حصول کے لیے ذرائع اور تعاون پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے ایک بین الاقوامی مرکز کے قیام کا اعلان کیا گیا۔ اس مرکز کو ہر جگہ کیصونک چرچ کو سرگرم عمل کرنے کے لیے پروگراموں اور منصوبوں کی تشکیل کا ذمہ دار بنایا گیا۔ پوپ کی اپیل پر قائم کیے جانے والے اس مرکز کے مقاصد میں ایسے افراد کی تیاری شامل تھی جو "یسوع کے حقیقی وفادار بن کر عیسائی عقیدے کے مطابق زندگی گزاریں اور اس کے مطابق خدا کی عبادت کریں اور مسیحی عقیدے کے جذبے سے ایک دوسرے کی خدمت کریں۔" تبلیغ عیسائیت کے اس دس سالہ پروگرام کے مختلف منصوبوں میں سے ایک یہ قرار پایا کہ دنیا بھر میں

پادریوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ چنانچہ "تبلیغ کے لیے بلاوا" کے عنوان سے دُنیا کے مختلف حصوں میں "مشرقی تحریکی اعتمادات" کا اہتمام کیا گیا جن میں پزاروں پادریوں اور بشپوں نے شرکت کی۔ دس اثناء دُنیا بھر میں بہت تیزی سے تبلیغ کے اسکول کھلنے شروع ہو گئے۔ ۱۹۹۱ء میں صرف ایشیا اور جزائر بحر الکاہل میں ایسے سکولوں کی تعداد ۳۰ سے زائد تھی۔ شادی شدہ جوڑوں کے ساتھ ساتھ کلیسائی حلقوں اور جغرافیائی ہمسایہ گروہوں کو بھی تبلیغ عیسائیت کی تربیت دی جانے لگی۔ تبلیغ مسیحیت کے بارے میں بیداری عام کرنے کے لیے عالمی سطح کے ایک جملے میں نیوز سروس کا آغاز کیا گیا۔ یہ مجلہ سات زبانوں میں شائع ہونے لگا اور اس کے مضامین اکثر دوسری ایشیائی زبانوں میں بھی شائع کیے جانے لگے۔ "ایونجلا ریزیشن (اشاعت مسیحیت) ۶۲۰۰۰" کے نام سے کیتھولک چرچ کی طرف سے رواں صدی کے گزرتے ہوئے عشرے کو بطور "عشرہ تبشیر" منانے کی ایک بین الاقوامی اور عالمگیر کوشش کا آغاز ہوا۔ اس پروگرام کے دائرہ کار میں یورپ، افریقہ، ایشیا سابق مشرقی بلاک کے ممالک اور سوویت یونین سے آزاد ہونے والی ریاستوں کے علاقے، جنہیں ماضی میں "سر بند" ممالک کہا جاتا تھا، شامل کیے گئے۔ "ایونجلا ریزیشن ۶۲۰۰۰" پروگرام کی تشکیل کا سہرا پادری ٹام فورسٹ اور اُن کے رفقاء کار کے سر ہے۔ مذکورہ پادری نے پوپ جان پال دوم کے "پاپائی فرمان بابت مشن" کی تیاری میں پُر جوش حصہ لیا تھا۔ "ایونجلا ریزیشن ۶۲۰۰۰" چار انداز کی سرگرمیوں کے ذریعے حصول مقصد کے لیے کوشاں ہے۔

اولاً یہ تنظیم، اپنی ایک دوسری رفیق تنظیم کے تعاون سے تبشیری سکول قائم کرتی ہے۔ ان سکولوں کا مقصد یہ ہے کہ عام کیتھولک آبادی کو اس انداز سے تیار کیا جائے کہ وہ چرچ آنے والوں اور چرچ نہ آنے والوں دونوں طرح کے لوگوں کے سامنے مسیحیت کا پیغام موثر طور پر پیش کر سکے۔

ثانیاً یہ تنظیم ایک عالمگیر مہم کی سرپرستی کر رہی ہے جس کے تحت لوگوں کو آمادہ کیا جاتا ہے کہ وہ شعوری طور پر عالمگیر اشاعت مسیحیت کے لیے دُعا مانگا کریں اور مشن کی مالی امداد میں بھرپور حصہ لیں۔

ثالثاً یہ تنظیم عالمی طور پر پادریوں کے لیے ایسے تربیتی کورسوں کا اہتمام کرتی ہے جو انہیں نیا جذبہ اور حوصلہ دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں واپس جا کر زیادہ ارتکاز مقصد کے ساتھ کام کر سکیں۔ ۱۹۹۰ء میں "ایونجلا ریزیشن ۶۲۰۰۰" کے تحت اسی قسم کے ایک کورس میں ۱۳۰ ممالک، جن کا تعلق تمام براعظموں سے تھا، کے پانچ ہزار پادریوں نے شرکت کی۔

رابعاً یہ تنظیم اب پانچ مختلف زبانوں میں جراند شائع کرتی ہے تاکہ کیتھولک چرچ کے تمام حلقے اشاعت مسیحیت کی سرگرمیوں سے باخبر رہ سکیں اور ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے زیادہ موثر انداز میں تبلیغ مسیحیت کر سکیں اور سن ۲۰۰۰ء تک ایک بھرپور عیسائی دُنیا کی تشکیل کے خواب کی تکمیل کو ممکن بنا سکیں۔

عالمی مشنری سرگرمیوں اور خاص کر پوری دنیا میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی ان زبردست کوششوں کے حوالے سے "انٹرنیشنل بلیٹن آف مشنری ریسرچ" نے ۱۹۹۱ء کے وسط میں ڈیوڈ بیرٹ کی ایک رپورٹ شائع کی جس میں عالمی تبلیغی مشن کے بارے میں تازہ ترین اعداد و شمار دیے گئے۔ اس رپورٹ میں عیسائی مشن کے فروغ کے حوالے سے ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۱ء کے تقابلی اعداد و شمار اس طرح سے پیش کیے گئے۔

۱۹۹۱ء	۱۹۹۰ء	۱۹۸۹ء
۱,۷۹,۵۹,۰۰,۰۰۰	۱,۷۵,۸۷,۷۷,۹۰۰	۱,۷۲,۱۶,۵۵,۷۰۰
۹۶۱۳,۲۳,۲۸۰	۹۳,۳۸,۳۲,۰۰۰	۹۰,۸۲,۶۱,۰۰۰
%۳۳.۶۳	%۳۳.۶۲	%۳۳.۶۱
۲۱,۳۰۰	۲۱,۰۰۰	۲۰,۷۰۰
۳,۰۵۰	۳,۹۷۰	۳,۸۰۰
۹۹,۵۸۰	۹۹,۲۰۰	۹۸,۷۰۰
۹۳۲۰	۸۹۵۰	۸۵۷۶
۱۶۳ ارب	۱۵۷ ارب	۱۵۱ ارب
۱۸ ارب ۹۰ کروڑ	۱۸ ارب ۶۰ کروڑ	۱۸ ارب ۳۰ کروڑ
۸,۳۶,۰۰,۰۰۰	۵,۳۰,۰۰,۰۰۰	۳,۵۵,۰۰,۰۰۰
۲۳,۹۰۰	۲۳,۸۰۰	۲۲,۷۰۰
۱۱,۵۰۰	۱۱,۰۰۰	۱۰,۵۰۰
۵,۳۲,۶۹,۰۰۰	۵,۱۳,۱۰,۰۰۰	۳,۹۵,۵۱,۰۰۰

عیسائی آبادی
مسلم آبادی
عالمی آبادی میں عیسائیوں کا تناسب
عیسائی تنظیمیں اور خدماتی ایجنسیاں
غیر ملکی مشن بھیجنے والی ایجنسیاں
مشنری ادارے
چرچ سروں کی ذاتی سالانہ آمدنی (امریکی ڈالروں میں)
عیسائی مقاصد کے لیے دی گئی رقم
عالمگیر غیر ملکی مشنوں کی آمدنی
مشنریوں کے استعمال میں کمپیوٹر
عیسائی جراند
تبلیغ کے موضوع پر سالانہ نئی
کتابیں مقالات
بائبل کی سالانہ تقسیم

اس طرح کی رپورٹیں بعد میں بھی وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں ہمارا مقصد ان کا احاطہ کرنا نہیں ہے بلکہ مشنری سرگرمیوں کے حجم کا اندازہ لگانے کے لیے بطور مثال پیش کرنا ہے۔

۱۹۹۱ء کے اوائل میں بائبل کے بارہ تقسیم کنندگان اور مترجم ایجنسیوں نے اس بات پر زور دی کہ بائبل کے کام پر زیادہ توجہ دی جائے ان ایجنسیوں نے اپنے پہلے مشنر کہ اجلاس میں تمام مشنری تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ تقابلی اور لاعاصل مقابلے سے بچنے کی کوشش کریں۔ ایک مشنر کہ بیان میں شریکوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ بہت سی مشن ایجنسیاں بائبل کی تقسیم کو اپنے مشن کا جزو لازم بنائے بغیر کام کر رہی ہیں۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو "امن کے اس ہتھیار" سے لیس کرنے سے لاپرواہی برت رہی ہیں جو ان کے چرچ کے لیے انتہائی فیصلہ کن اہمیت رکھتا ہے۔

اس سے قبل ۵ سے ۸ جنوری ۱۹۸۹ء کو سنگاپور میں دُنیا کے پچاس ممالک کے ۳۰۰ سے زائد پادریوں اور عیسائی زعماء نے سن ۲۰۰۰ء تک پوری دُنیا کی آبادی تک انجیل مقدس پہنچانے کا عہد کیا۔ پادریوں کے اس اجتماع میں ایک "گرٹ کمیٹی منیسٹو" منظور کیا گیا جس میں کہا گیا "ہم اہم نوبہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر عظیم مشن کی تکمیل مقصود ہے تو [عالمی تشریحی مشنوں میں] تعاون اور شراکت کار کو بنیادی ضرورت کے طور پر تسلیم کیا جانا ضروری ہے"۔ نتیجتاً پوری دُنیا میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچوں نے ۱۹۹۰ء کی دہائی کو "ماس ایونجلمز" یعنی لوگوں کو گروہ در گروہ عیسائی بنانے کے خواب کی تکمیل کے لیے اپنی کوششوں کو مربوط کرنے کے لیے حکمت عملیاں وضع کرنی شروع کر دیں۔ دُنیا کی چار بڑی پروٹسٹنٹ ریڈیو کمپنیوں نے پوری دُنیا تک انجیل کا پیغام اور "یسوع مسیح" [حضرت عیسیٰ علیہ السلام] کی "بشارت" پہنچانے کی مہم میں اشتراک کر لیا۔ کیتھولک چرچ نے بھی ریڈیو براڈکاسٹنگ اور خصوصی سکولوں کے قیام پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دی "تاہم مسیح کو اس کی دوہراویں برسی کے موقع پر ایک بھرپور عیسائی دُنیا کا تحفہ پیش کیا جاسکے۔" "گوسپل ریڈیو" اور "ٹیلی ایونجلمز" کے ساتھ ساتھ لوگوں کے اندر گھس کر اور ان سے گھل مل کر انہیں عیسائیت کی طرف راغب کرنے کی اہمیت پر زور دیا جانے لگا "تاہم صرف انجیل کے پیغام کی لوگوں تک رسائی پر انحصار نہ ہو، بلکہ انہیں عملاً اس پیغام کو قبول کرنے پر آمادہ کیا جاسکے"۔ "متحدہ عیسائی مشنری تنظیموں کے مشترکہ مشن ریڈیو ٹرانسمیٹرز ورلڈ ریڈیو" نے اپنے پروگراموں کے دائرہ کار میں مزید توسیع کا فیصلہ کیا۔ واضح رہے کہ ٹرانسمیٹرز ورلڈ ریڈیو کے سٹیشن ۱۹۹۱ء میں ہر ہفتے ۸۰ سے زائد زبانوں میں ایک ہزار گھنٹے سے زیادہ دورانیے پر محیط عیسائی تبلیغی پروگرام دُنیا بھر میں نشر کر رہے تھے۔

"لوزا نہ کمیٹی برائے عالمی تبلیغ عیسائیت" کے انٹرنیشنل ڈائریکٹر ریورنڈ ٹام ہوسٹن نے ۱۹۹۲ء میں کہا تھا کہ "ناساعد حالات کے باوجود ان [مسلمان] علاقوں میں چرچوں نے بہت زیادہ جدوجہد کی ہے اور اس کے نتیجے میں حیران کن حد تک ترقی کی ہے۔ نیز "ترقی جاری رہے گی... کیونکہ ناگفتہ بہہ حالات میں امید کا واحد عنصر چرچ ہیں"۔ ریورنڈ ہوسٹن نے صدی کے اختتام تک مسلمان ممالک اور علاقوں میں چار کروڑ مسٹر لاکھ سے زائد مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا ہدف پورا ہونے کی توقع کا بھی اظہار کیا۔

"لوزا نے کمیٹی فار ورلڈ ایونجلائزیشن" (LCWE) کے مطابق صدی کے اختتام تک پوری دُنیا تک عیسائیت کا پیغام پہنچانے کے لیے چار سو سے زائد منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ LCWE کے علاوہ ان منصوبوں کی تکمیل میں جو دوسرے مشنری ادارے سرگرم عمل ہیں ان میں "ورلڈ ورن"، "ایونجیلکل چرچ آف ویسٹ افریقہ"، "سائورن پینٹ فارن مشن بورڈ"، "کیمپس کروسیڈ فار کرسٹ"، "پارٹنرز انٹرنیشنل" اور "یو۔ ایس سٹیٹس فار ورلڈ مشن" شامل ہیں۔ LCWE کے مستحقین اور محققین کے

وسطی ایشیا کے مسلمان، مئی۔ جون ۱۹۹۵ء — ۷

تجزیہ کے مطابق "اس سے قبل دُنیا کو عیسائی بنانے کی کوششیں اس لیے ناکامی سے دوچار ہوئیں کہ یہ بد استقامی کے علاوہ رابطہ کے فقدان اور مشنوں کی طرف سے ایک دوسرے سے مسابقت جیسی برائیوں کا شکار تھیں"۔

تبلیغِ عیسائیت سے متعلق ایک دوسری پیش رفت کے مطابق توقع کی جا رہی ہے کہ ۲۰۰۰ء تک تمام دُنیا شریاتی رابطے کے ذریعے مقدس تعلیمات سننے کے قابل ہو جائے گی۔ شریاتی کام میں مشنوں اہم عیسائی اداروں نے ۱۹۸۵ء میں اپنے لیے یہ ہدف مقرر کیا تھا۔

نومبر ۱۹۹۱ء میں مہاسا (کینیا) میں آل افریقہ کانفرنس آف چرچز کا ایک سمپوزیم منعقد ہوا تھا اس میں ڈاکٹر مینگر اسیاس نے اپنے مقالے میں کہا تھا "ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ کہہ ارض کے ہر مرد، عورت اور بچے کو یہ موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنے ریڈیو سے اس زبان میں، جسے وہ سمجھ سکتا ہے، یسوع مسیح کی تعلیمات سننے تاکہ وہ مسیح کا پیروکار اور اس کے چرچ کا ذمہ دار رکن بن سکے" مذکورہ ڈاکٹر مینگر پہلے لوٹوران ورلڈ فیڈریشن، جنیوا، سے وابستہ تھے اور اب نیروبی میں قائم "افریقہ چرچ انٹار میشن سروس" سے بطور ایگزیکٹو ڈائریکٹر منسلک ہیں۔ توقع ہے کہ دُنیا کی تمام آبادی کو ریڈیائی امواج کے ذریعے عیسائی مشنری اور تبلیغی سرگرمیاں سننے کے قابل بنانے کا یہ منصوبہ سن ۲۰۰۰ء تک مکمل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر اسیاس نے چار بڑے اقدامات کا ذکر کیا جن کے ذریعے یہ منصوبہ رو بہ تکمیل ہوگا۔
۱- دُنیا میں عیسائیت پھیلانے کے لیے بیپٹسٹ فریقے کے لوگوں کی حکمت عملی، جیسے اُنہوں نے The Bold Mission Thrust (مشن کی جرأت مند پیش قدمی) کا نام دیا ہے۔

۲- برکٹوں سے بھرے اقدامات
۳- کیٹھولک چرچ کی عالمی شریاتی مہم "تبلیغِ عیسائیت ۲۰۰۰ء" جو سن ۲۰۰۰ء کو کرسس کے روز اپنے نقطہ عروج پر ہوگی۔

۴- "مشن ۲۰۰۰ء" جس کا تعلق امریکہ میں قائم تنظیم "مرکز برائے عالمی مشن" سے ہے۔
مسلم دُنیا میں تبلیغِ عیسائیت کے لیے جو مختلف مشن سرگرم عمل ہیں ان میں سے ایک "ریڈ سی مشن ٹیم" (Red Sea Mission Team) ہے۔ اس تبلیغی و تبشیری ادارے کے بانی ڈاکٹر لیونل گرینی ہیں۔ جنہیں مشرق وسطیٰ کے مسلم معاشرے میں تبلیغِ عیسائیت کا وسیع تجربہ حاصل ہے۔ ڈاکٹر گرینی "ریڈ سی مشن ٹیم" کے دفتر واقع کینڈا کے ذمہ دار ہیں جبکہ ادارے کی سربراہی جرمنی کے "ولف گیٹنگ سٹیف" کے ہاتھ میں ہے۔ ادارے کا مرکزی دفتر موزمبیق (برصغیر، برطانیہ) میں واقع ہے۔

ریڈ سی مشن ٹیم نے تبشیری کام کے لیے مسلم دُنیا کو چنا ہے مگر مسلم دُنیا میں آباد غیر مسیحی

اقتیہتیں بھی اس کا ہدف ہیں۔ مسلم دنیا کے حوالے سے اس کا ماٹو "Islam Shall hear" (یعنی اسلام کے ماننے والے لازماً پیغام عیسایت سنیں گے) ہے۔ ٹیم کے کارکن اگرچہ صحت، طب، زراعت اور تعلیم کے میدانوں میں کام کرتے ہیں اور ان میدانوں میں انہیں خصوصی مہارت حاصل ہوتی ہے تاہم وہ محض طبیب، زرعی ماہرین اور حساب اور الجبرا پڑھانے والے اساتذہ ہی نہیں ہوتے بلکہ انہیں اسلام کے بارے میں تمام بنیادی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ جن آبادیوں میں وہ کام کرتے ہیں، ان کی تاریخ و ثقافت اور زبان و ادب سے پورے طور پر آگاہ ہوتے ہیں اور تبشیری نفسیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ ٹیم نے اپنے کارکنوں کے لیے مطالعہ اسلام پر متعدد کتابچے اور مضامین شائع کیے ہیں۔ جیک بڈ (Jack Budd) کے قلم سے "How to Studies in Islam اور "Witness to Islam" (مسلمانوں کے سامنے عیسایت کی تبلیغ کیسے پیش کی جائے؟) شائع ہو چکی ہیں۔

ٹیم کی جانب سے مختلف ممالک میں اپنی سرگرمیوں کے بارے میں مختصر رپورٹیں بھی شائع ہوتی رہتی ہیں۔ یہ رپورٹیں مسلمانوں کو پیش نظر رکھ کر نہیں لکھی جاتیں بلکہ ان کے مخاطب ٹیم کے کارکن ہوتے ہیں یا وہ افراد اور ادارے جو ٹیم کے ہمدرد ہیں اور اسے مالی و افرادی امداد فراہم کرتے ہیں۔ بالعموم یہ رپورٹیں مسلم افراد کے طلب کرنے پر بھی انہیں عیا نہیں کی جاتیں۔

ہم کسی ایک فریق سے منسلک نہیں۔ یہ اپنے آپ کو بین الاقوامی بین الفرقی، انجیلی اور تبشیری قرار دیتا ہے۔ ہم نے ایک پمفلٹ "Pakistan's Open Doors" شائع کی ہے جس میں پاکستان میں ٹیم کی تبشیری سرگرمیوں اور اس کی کامیابیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔"

"بھرپور عیسائی دنیا" کی تشکیل کے لیے اختیار کردہ حکمت عملی

اب تک ہم نے پوری دنیا کو عیسائی بنانے کے لیے مشنری سرگرمیوں اور اس سے متعلقہ مختلف مشنری اداروں کا وسیع تناظر میں جائزہ لینے کی کوشش کی۔ آئیے اب دیکھیں کہ کہہ ارض کو مسیحیت میں رنگنے کے ان عیسائی مشنری منصوبوں کی تکمیل کے لیے ان کی حکمت عملی کیا ہے۔ عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے ان مشنری منصوبوں کے ساتھ ساتھ عالم اسلام میں اس وقت وسیع پیمانے پر جو تحریک احیائے اسلام برپا ہے اس کے تناظر میں خود پوپ اور دیگر عیسائی لیڈروں کی طرف سے "مکالمہ بین المذاہب" پر روز دیا جا رہا ہے۔ لیکن درحقیقت مکالمہ بین المذاہب کی اس پاپائی دعوت میں کونسا جذبہ کارفرما ہے اس کا تجزیہ کیا جانا ضروری ہے۔

پوپ جان پال دوم کے گذشتی فرمان مجریہ ۱۹۹۱ء کا ایک حصہ "دوسرے مذاہب کے اپنے بھائیوں

اور ہسٹنوں سے مکالمے سے متعلق ہے۔ لیکن اس "بین المذاہب مکالمے" سے متعلق خود اسی فرمان میں پوپ کی وصاحتیں اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہیں کہ وہ "بین المذاہب مکالمے" کا ذکر "کلیسیا کے تبشیری کام" کے طور پر کرتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں کہ "مکالمے سے تبشیر یا تبلیغ عیسائیت کا فرض ساقط نہیں ہو جاتا۔ مکالمے میں اس لگن کے ساتھ حصہ لیا جاتا ہے کہ کلیسیا نہات کا عام ذریعہ ہے اور صرف کلیسیا ہی ذریعہ نہات کی اعلیٰ ترین خصوصیات کا حامل ہے۔" دوسرے الفاظ میں "مکالمہ بین المذاہب" کی اصطلاح عیسائی مشنریوں کے لیے دوسرے مذاہب کو عیسائیت میں جذب کرنے کا دوسرا نام ہے۔ لہذا مسلمانوں کو کبھی بھی مکالمہ بین المذاہب کی اس بظاہر سادہ اور بے ضرر اصطلاح سے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے۔

مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے ایک دس لاکھ فارمولا جو ایک نو عیسائی (سابق مسلمان) ڈاکٹر توکون بوج آد سیسی نے ۱۹۸۷ء میں پیش کیا، کچھ یوں ہے۔

۱- لفظ خدا (God) کو استعمال کریں۔ مسلمان مقدس الہامی کتابوں کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ تورات، انجیل اور قرآن سب ان کے لیے مقدس ہیں مسلمانوں کے ان جذبات سے فائدہ اٹھائیں اور انہیں انجیلی تعلیمات پیش کریں۔

۲- متواتر عبادت اور دعا میں مشغول رہیں۔ زہد و تقویٰ اختیار کرتے ہوئے کلام الہی (انجیل) کو پیش کریں۔

۳- حقیقی دوست بننے کی کوشش کریں۔ صرف "بھیلو" بھننا کافی نہیں ہے مسلمانوں کو اپنے گھروں پر مدعو کریں۔ انہیں وقت دیں اور ان کی مشکلات حل کرنے کی عملی کوششیں کریں۔

۴- قوت تخمیل کو بیدار کرنے والے سوالات کریں۔ مسلمانوں سے پوچھیں کہ کیا وہ حقیقتاً جنت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ ان سے پوچھیں کہ کیا انہیں یقین ہے کہ خدا انہیں مسلمان کی حیثیت سے قبول کر لے گا؟ ان سے معافی اور بخشش کے بارے میں قرآنی تقریر دریافت کرنے کے بعد ان سے درخواست کریں کہ آپ ان کے سامنے بخشش اور معافی سے متعلق بائبل کی تعلیمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

۵- پورے انسانک سے مسلمانوں کی باتوں کو سنیں۔ بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس طرح آپ مسلمانوں (کی کمزوریوں سے متعلق کتنا کچھ) جان لیں گے۔

۶- اپنا عقیدہ صاف طور پر اور غیر معذرت خواہانہ انداز میں پیش کریں۔ کتاب مقدس کے اپنے عقیدہ لیے شواہد پیش کریں اور یوں مسیحی عقائد کی صحت و درستگی کی بنیاد کلام الہی پر رکھیں جس کی مسلمان بہت عزت و توقیر کرتے ہیں۔

۷- بحث و مباحثہ اور تکرار سے احتراز کریں اس سے فائدہ کے بجائے نقصان کا زیادہ اندیشہ ہے۔

۸- بحث مباحثہ سے مخاطب یکدم آپ سے متنفر ہو سکتا ہے اور یوں ایک کھلا ذہن بند ہو سکتا ہے۔
قرآن یا محمد (ﷺ) کی توہین کے کبھی بھی مرتکب نہ ہوں یہ مسلمانوں کے نزدیک ایسا ہی جرم ہے جس طرح ہم عیسائیوں کے لیے صبح اور بائبل کی توہین جرم ہے۔

۹- مسلمانوں کی اقدار اور ان سے متعلق ان کی حساسیت کے بھرپور احترام کا اظہار کریں۔ مسلمانوں کے سامنے بائبل کو فرش پر مت رکھیں، جنس مخالف سے آواز نہ میل جول سے استرازا کریں۔ مماننداری کی پیشکش کو رد نہ کریں۔ مسلمانوں کی عبادتوں، روزہ نماز وغیرہ کا مذاق اڑانے سے مکمل پرہیز کریں۔

۱۰- صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ بائبل کی تعلیمات پیش کرنے کے بعد مسلمانوں کو فکری کشمکش سے دوچار کرنے کے بعد انہیں سوچنے اور بار بار سوچنے کا موقع فراہم کریں۔ اور اس بات کا یقین رکھیں کہ کلام الہی اپنا کام مناسب اور بہترین وقت پر انجام دے گا۔

عیسائیت کی تبلیغ کا ہدف بنانے جانے والے مسلمان معاشروں کے ساتھ ثقافتی مماثلت کو مسیحی تبشیری مشنوں کی طرف سے بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے، اور اس وقت مشنری اداروں کی توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ متعلقہ مسلمان علاقوں میں ایسے مشنریوں کو بھیجا جائے جو وہاں کی زبان اور ثقافت کو بخوبی جانتے اور سمجھتے ہوں، تاکہ مقامی آبادی میں ان مشنریوں کی بیگانگی کے تاثر کو زائل کیا جاسکے، اور انہیں عیسائیت قبول کرنے کے بہتر مواقع فراہم کیے جائیں۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ مسلمان علاقوں میں "مقامی چرچوں کو خالصتاً مقامی طور طریقوں کو اپنانا ہوگا، کیونکہ صرف اسی راہ سے خدا کے ساتھ تعلق کی مقدس علامت اور کھلی نہات کے داعی کے طور پر مقامی چرچ غیر عیسائی دنیا تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں"۔

جنوبی افریقہ کے مسلمان مناظر احمد دیدات اور پادری انیس شروش کے درمیان مناظروں کے حوالے سے "کار نیگی یارشدی" کے زیر عنوان شائع ہونے والے ایک مضمون میں ایک مشنری مضمون نگار نے مناظروں اور مباحثوں کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کے تجربہ کو یکسر ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے۔ "اس حکمت عملی میں ثمرات کے امکانات موجود ہیں لیکن زیادہ تر یہ ایک منفی تجربہ ثابت ہوا ہے۔ ایسے موقعوں پر مسلمان دوسرے مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے آتے ہیں اور ان کی تعداد موقع پر موجود عیسائیوں سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے مباحثوں کو باکسنگ میچ کی طرح لیا جاتا ہے اور دیکھا یہ جاتا ہے کہ کون جیتتا ہے۔ کچھ مباحثوں کا نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ مسلمانوں نے انہیں ویڈیو ٹیپوں پر اتارا اور پھر اپنے لفظ لفظ سے انہیں مرتب کر کے اپنی تبلیغی کوششوں کو تیز کرنے کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر دنیا بھر کے مسلم حلقوں میں پھیلا دیا۔" مضمون نگار کہتا ہے کہ "اسلام کے عقائد پر حملہ کیے بغیر عیسائیت کی مثبت تعلیمات (منفی نہیں) اٹھا کر

کرنے کی زیادہ ضرورت ہے مخالفانہ حلقوں سے میرا خیال نہیں ہے کہ کچھ حاصل کیا جاسکے۔^{۱۵}۔

وسطی ایشیا میں مسیحی تبشیری سرگرمیاں

سوویت یونین کے زوال سے بھی بہت پہلے سے، صدر گورباچوف کے گلاسناٹ اور پیرو سٹراٹا اصلاحات کے نتیجے میں نمودار ہونے والی نسبتاً مذہبی رواداری کے ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، مسیحی مشنریوں نے سابق سوویت یونین کے علاقوں کو اپنی سرگرمیوں کا نشانہ بنا کر شروع کر دیا تھا۔ ۱۹۸۷ء میں "اتھرا ناورلڈ انفارمیشن" کی ایک رپورٹ کے مطابق، مغربی جرمنی میں چھپوائے گئے روسی زبان میں بائبل کے دس ہزار نسخے سابق سوویت یونین بھجوائے گئے۔ بائبل کے روسی زبان کے یہ نسخے یونائیٹڈ بائبل سوسائٹی نے سابق سوویت یونین کے "آئل یونین کوئل آف ایونجیل کرشٹین پبلسٹس" کے نام روانہ کیے، جسے سرکاری طور پر ان نسخوں کی درآمد کا لائسنس دیا گیا۔ یونائیٹڈ بائبل سوسائٹی نے روسی زبان کے بائبل کے ان نسخوں کے علاوہ اجتماعی عبادت کے دوران گائے جانے والے روسی زبان کے دس ہزار گانوں اور ۱۵ جلدوں پر مشتمل عہدہ نامہ جدید کی تفسیر کے پانچ ہزار سیڈ بھی سابق سوویت یونین کی آئل یونین کوئل آف ایونجیل کرشٹین پبلسٹس کے نام تبلیغی اغراض کے لیے روانہ کیے۔

دوسری طرف ۱۹۸۷ء ہی میں حکومت کی طرف سے روسی آرٹھوڈوکس چرچ کو ۱۹۸۸ء میں چرچ کی ہزاروں برسی منانے کے موقعہ کی مناسبت سے روسی زبان میں بائبل کے ایک لاکھ نسخے چھاپنے کی اجازت دی گئی۔^{۱۶}۔

اس سے اگلے سال ۱۹۸۸ء میں یونائیٹڈ بائبل سوسائٹیز کو سوویت یونین کی مذکورہ تبشیری تنظیم کو بائبل کے روسی زبان کے ۹۸ ہزار نسخے اور یوکرینی زبان کے دو ہزار نسخے بھجھنے کی اجازت دی گئی۔^{۱۷}۔

۱۹۸۸ء کے اختتام تک یونائیٹڈ بائبل سوسائٹیز کی طرف سے جو عیسائی مشنری لٹریچر سابق سوویت یونین بھجھوایا گیا اس کی تفصیلی جریدے Pulse کے مطابق یوں ہے۔

تعداد	لٹریچر کی نوعیت	وصول کرنے والا مشن
۱,۰۰,۰۰۰	بائبل (تین جلدوں میں تفسیر کے ساتھ)	رشین آرٹھوڈوکس چرچ
۲۲,۳۰۰	مقدس کتاب سے ماخوذ دعاؤں کی کتابیں	
۱۰۰,۰۰۰	عہد نامہ جدید	
۱۰۳,۰۰۰	روسی زبان میں بائبل	پبلسٹس یونین میں حاصل مشن

۳۰,۰۰۰	بائبل تفسیری سیٹ	
۲۸,۰۰۰	یوکرینی زبان میں بائبل	
۱۰,۰۰۰	جرمن زبان میں بائبل	
۲,۵۰۰	لٹوی زبان میں بائبل	
۲,۵۰۰	اسٹونین زبان میں بائبل	
۱,۰۰۰	مقدس کتاب کے بریل نسخے	
۱۰,۰۰۰	روسی زبان میں اجتماعی عبادت کے گانوں کی کتابیں	
۲,۰۰۰	ہارچین زبان میں اجتماعی عبادت کے گانوں کی کتابیں	
۱۰۰,۰۰۰	بائبل کی کہانیوں کی کتابیں	
۳,۰۰۰	روسی زبان میں بائبل	لٹریچر مشن
۲,۰۰۰	روسی زبان میں بائبل	سیو تھ ڈس ایڈوکیٹڈ مشن
۲,۰۰۰	یوکرینی زبان میں بائبل	
۲,۳۰۰	عہد نامہ جدید (روسی زبان میں)	
۶,۹۰۰	تفسیریں (روسی زبان میں)	
۱,۳۰۰	معاجم (روسی زبان میں)	
۱۸,۳۰۰	عبادت کے گانے (روسی)	

یہاں یہ بات پیش نظر رہے کہ سابق سوویت یونین کی مسلمان آبادی بھی روسی زبان، مملکت کی سرکاری اور ادبی زبان کی حیثیت سے، نہ صرف جاتی ہے بلکہ ان کی لہجہ قومی زبان میں بھی بہت حد تک روسی زبان سے متاثر ہیں، اور ان میں روسی زبان کے الفاظ، تراکیب اور محاورے داخل ہو گئے ہیں۔ اس بات کے پیش نظر اس بات کے امکانات بہت زیادہ ہیں کہ عیسائی مشنری لٹریچر کے اس در آنے والے سیلاب کا ایک حصہ ان تک بھی پہنچا یا گیا ہو گا۔ بعد کے اعداد و شمار کے مطابق آزاد ممالک کی دولت مشترکہ کو بھجوانے جانے والے بائبل کے نسخوں کی تعداد پانچ کروڑ سے بھی بڑھ گئی۔

اس سے پیشتر یورپ میں مقیم ڈھائی کروڑ مسلمانوں (جس میں سابق سوویت یونین کے یورپی علاقوں کے مسلمان بھی شامل ہیں) تک بہتر رسائی اور انہیں عیسائی بنانے کی مہم تیز تر کرنے کے پیش نظر تمام عیسائی فرقوں سے تعلق رکھنے والے عیسائی مبشرین کی دینیاتی تربیت میں ضروری تبدیلیاں لانے پر غور و خوض کرنے کے لیے جنیوا میں قائم "سکاٹس آف یورپین چرچز" نے کسی سیمیناروں کا اہتمام کیا جن میں سے ایک کا انعقاد ۱۹۹۰ء میں لیسن گراؤ (ہیڈ میٹر برگ) میں بھی ہوا۔

۱۹۹۱ء میں مغربی یورپ اور سوویت یونین کے عیسائی راہنماؤں نے انگلینڈ کے کسی نامعلوم

وسطی ایشیا کے مسلمان، مئی - جون ۱۹۹۵ء — ۱۳

مقام پر ایک اجلاس منعقد کیا جس میں "صبح کی خاطر پورے سوویت یونین تک کیسے پہنچا جائے" کے موضوع پر غور و فکر کیا گیا۔ قابلِ توجہ امور میں زیادہ اہمیت کے حامل تین علاقے، وسطی ایشیا، قفقاز اور سائبیریا تھے جہاں سب سے کم چرچ ہیں۔ عیسائی بن جانے والے ایک تاجک نے (جو پہلے مسلمان تھا) عیسائی راہنماؤں کو مشورہ دیا کہ وہ ایسے طریقے اور ذرائع اختیار کریں کہ جن سے وسطی ایشیا کی مسلم آبادی میں "اشتعال دلائے بغیر" تبدیلی مذہب کا عمل جاری رہ سکے۔

سائبیریا کے مقررین نے "اجلاس کو بتایا کہ بہت سے اہل ایمان کے پاس ان کی اپنی زبان میں بائبل موجود نہیں ہے۔ اور بہت سے روسیوں نے تقریباً پچاس زبانوں میں بائبل کے ترجمے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان زبانوں میں اب تک کوئی ترجمہ نہیں کیا گیا۔"

۱۹۹۱ء ہی میں کلائیٹیف بائبل ٹرانسلیٹرز (Klycliff Bible Trs) نے بائبل سوسائٹی آف دی سوویت یونین کے تعاون سے بائبل کے اصول ترجمہ کے سلسلے میں پہلے کورس کے اہتمام کا اعلان کیا، اور اس سلسلے میں اعلان کیا گیا کہ یہ کورس اگلے موسم گرما میں منعقد ہوگا۔ ان عیسائی راہنماؤں نے اپنے منشور میں اعلان کیا کہ "سوویت معیشت کے مسائل کا واحد حل عیسائی اخلاقیات میں مضمر ہے۔"

۱۹۹۱ء کے اواخر میں سابق سوویت یونین کے زوال سے لے کر ۱۹۹۳ء کے وسط تک ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشنری اور پروٹسٹنٹ متادو مبشرین روس، یوکرین اور سوویت یونین سے آزادی حاصل کرنے والے دیگر مسیحی ممالک کے لیے بائبل کے پانچ کروڑ نئے بیچ چکے تھے۔ تاہم مغرب کے اشتاعی اداروں کی طرف سے بائبل اور دوسرے مسیحی لٹریچر سے کتب فروشوں کی دکانیں بھرنے کا سلسلہ سابق سوویت یونین کے مسیحی اکثریت کے علاقوں تک محدود نہ رہ سکا۔ بلکہ جلد ہی مسلم وسطی ایشیا میں بھی مسیحیت کی ترویج و اشاعت کے لیے مسیحی مشنری آئے۔

وسطی ایشیا کے نوآزاد مسلم ممالک میں بنیادی طور پر روسی اور جرمن نسل کے لوگوں پر مشتمل چرچ تشریحی کام کر رہا ہے۔ چرچ مسیحی لٹریچر کی فروخت کے مراکز قائم کر رہا ہے اور مقامی قارئین کے لیے ایک مجلہ شائع کر رہا ہے۔ پبلسٹ، پینٹے کوسٹل، ایڈو، نٹسٹ، انجیلی اور راسخ العقیدہ فرقے قائم ہو چکے ہیں۔

۱۹۹۲ء میں ایک پادری نے وسطی ایشیا میں منتشر ساز بر زمین گروپ تشکیل دیا اور ایک سال کی مدت میں اس سے منسلک مقامی لوگوں کی تعداد ۲۵۰ تک پہنچ گئی۔ مذکورہ پادری نے عیسائیت کی تبلیغ کے لیے استثنائی جارحانہ انداز اختیار کیا۔ اور انہیں خطوط پر مشنریوں کی تربیت کی۔ سوویت یونین کے زوال کے نتیجے میں آزادی کے حصول کے بعد وسطی ایشیا میں سابق خفیہ چرچ منظور شدہ چرچوں میں شامل ہو رہے ہیں اور سوویت عہد کے سابق دشمن اکٹھے عبادت کر رہے ہیں اور تبلیغ عیسائیت

میں سرگرم ہیں۔

مسیحی جدیدے Pulse کے مطابق ایک وسط ایشیائی شہر میں چرچ صرف ایک فرد پر مشتمل ہے اور یہ شخص مسلمانوں اور روسیوں کو انجیل کا ہفتہ وار درس دیتا ہے۔ "اور وہ تبدیلی مذہب کے حوالے سے مسلمان ایشیائیوں اور روسیوں کی اتنی بڑی تعداد سے ملا ہے کہ اس سے مسلمان رہنما غضب ناک ہو گئے ہیں۔"

اگرچہ سعودیت یونین کے خاتمے کے بعد غیر مستحکم سیاسی اور سماجی تناظر میں مسیحی مشنری مسلمانوں تک انجیل کا پیغام پہنچانے کے حوالے سے حوصلہ افزاء رد عمل کا اظہار کر رہے ہیں تاہم اس راہ میں انہیں سخت مشکلات بھی درپیش ہیں۔ مشنریوں کے مطابق "کمپوزم کے خاتمے نے قوم پرست اسلامی قوتوں کی قوت کار بڑھادی ہے اور صورت حال نے دیوالیہ معیشت کے زوال کو مزید تیز تر کر دیا ہے۔ لیکن ناکام معاشی نظام، نئی حکومتوں کے وجود یا استحکام کے بارے میں بے یقینی اور فکری پابندیوں کی اکثر صورتوں کے خاتمے نے خطے کے چھ کروڑ عوام کو آزادانہ تلاش خدا کا موقع فراہم کیا ہے۔ وہ خدا اور مسیح (ﷺ) کی تعلیمات جاننے کے لیے تجسس ہیں اور ان کے دل انجیل مقدس کے لیے تیار ہیں۔"

وسطی ایشیا میں مسیحی مشنریوں کے اس امڈتے ہوئے سیلاب کو یہاں کے مسلم معاشرہ میں کام کرنے کے سلسلے میں جو مشکلات درپیش ہیں جلد Pulse ان کے بارے میں کہتا ہے۔ "اصتیاط اور بعض صورتوں میں شریعت کی پابندی الگ مسائل ہیں۔ چرچ کہتا ہے کہ مسلمان ایشیائیوں کو حلقہ عیسائیت میں آنے کے لیے رنگ برنگے کپڑے اور زیورات ترک کرنا پڑیں گے۔ ایک ایڈیٹوریل چرچ کا کہنا ہے کہ "چرچ میں صرف ہفتے کے روز عبادت ہوتی ہے۔ ایک عام عبادت گزار عیسائی کا کہنا ہے کہ مسلمان نو عیسائیوں کو صرف روسی زبان اور انداز میں عبادت کرنی چاہیے۔"

وسطی ایشیا میں سرگرم عیسائی مشنری سعودیوں اور ایرانیوں کو اپنا طاقتور حریف سمجھتے ہیں جنہوں نے وسطی ایشیا کے ان آزاد مسلم ممالک میں قرآن کریم کے نسخے پہنچانے اور مسجدیں تعمیر کرنے پر کروڑوں ڈالر خرچ کیے ہیں۔

تیم "Pulse" کے مطابق مقابلے اور کوتاہیوں کے باوجود وسطی ایشیا کے لوگ عیسائیت کی طرف آرہے ہیں۔ "پلس" اس بات کو بد قسمتی قرار دیتا ہے کہ "صرف چند ایک شہروں میں مشنری موجود ہیں جن کی کل ایشیائی (مسلمان) آبادی ۲۲ لاکھ ہے جبکہ آبادی کا ۹۶ فیصد حصہ مشنریوں سے خالی ہے۔"

مشنری توقعات کے مطابق "وسطی ایشیا میں چرچ کی تشکیل کے امکانات روشن ہیں بشرطیکہ وہاں ایسے مشنری بھیجے جائیں، جو بانی صحیفوں کو سمجھتے ہوں، جو عقل مند اور دانا ہوں تاکہ کلام مقدس کو مقامی

وسطی ایشیا کے مسلمان، مئی - جون ۱۹۹۵ء - ۱۵

تفاوت کے "عیسائیت مخالف" پہلو پر حاوی کر سکیں، جو جانتے ہوں کہ چرچ کیسے چلانا چاہیے اور جو کلام مقدس سے دلائل دے سکتے ہوں اور جن کا خدا سے مضبوط رابطہ ہو۔" جریدہ "Pulse" کا مضمون نگار کہتا ہے کہ "لیبتا آزادی کے دور میں اور پھر عین اس وقت جب چرچ اپنے ہسایوں تک رسائی کی شدید خواہش رکھتا ہے، یہ بہترین وقت ہے کہ ایک عظیم فصل کاٹی جائے۔ چرچ میں ڈرامائی طور پر پلٹنے پھولنے کی صلاحیت موجود ہے اور ان لوگوں کے لیے جو صدیوں سے اسلام، روسیوں اور کمیونزم کی غلامی میں رہے ہیں، یہ ایک خوش خبری سے کم نہیں۔"۲۰

لندن سکول آف ایکنامکس کے زیر اہتمام ۱۹۹۳ء میں منعقد ہونی والی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کے پروفیسر گورڈن ملٹن نے کہا تھا "آج جب کہ ذرائع ابلاغ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ" (سابق سوویت ریاستوں کے لیے اختیار کیا گیا نیا نام) کے حکومتی مسائل اور منڈی کی معیشت کی جانب اس کی رفتار پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں، لوگوں کے دلوں پر امریکہ اور مغربی یورپ کے متاد دستک دے رہے ہیں۔ اگر توڈوکس چرچ، کمیونٹ حکمرانوں کے ساتھ تعاون اور روابط کے پیش نظر عوام کا اعتماد کھو بیٹھا ہے۔ ہر جگہ اس کی پیمان قومیت پرستی سے کی جا رہی ہے۔ مشرقی یورپ کے رومن کیتھولک چرچوں کو پادریوں کی کمی کا سامنا ہے، اور کمیونٹ اقتدار میں کیتھولک چرچ اڑکارا رفتہ ہو چکے ہیں اور یہ چرچ نئی اصلاحات قبول کرنے کے قابل نہیں رہے۔"

"اگر توڈوکس اور رومن کیتھولک چرچوں کے برعکس بنیاد پرست پروٹسٹنٹ ازم تمہیں بہتر طور پر منظم ہے۔ اس میں حالات کے مطابق عمل جانے کی لچک ہے اور سب پر مستزاد اس کے پاس زیادہ وسائل ہیں۔ پروٹسٹنٹ جدید میکانولوجی سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کا بڑا حصہ ۳۴ گھنٹے ریڈیائی نشریات پر تبلیغ عیسائیت کے پروگرام سن رہا ہے۔"

وسطی ایشیا کے نو آزاد مسلم ممالک پر "ورن انٹرنیشنل" کی خصوصی نظر ہے۔ "ورن انٹرنیشنل" ایک مسیحی تبشیری ادارہ ہے جس نے اس سے پہلے افغانستان میں کام کیا ہے۔ اس کے ڈائریکٹر ہارڈ ہارپر نے جریدہ "کرپن ریرالڈ" میں اپنے کام کا تعارف کرتے ہوئے لکھا: "ہمیں پہلے خداوند نے ہم پر افغانستان کے دروازے کھولے تھے، ہم نے وہاں آنکھوں کے ایک کلینک کی بنیاد رکھی جو مسلسل کام کر رہا ہے۔ کام شروع ہونے سات سال ہوئے تھے کہ مجھے مجبوراً افغانستان چھوڑنا پڑا۔ لیکن افغانستان کے ساتھیوں کو اوداع کھننے سے پہلے خداوند نے مجھے باقی ماندہ وسطی ایشیا کے بارے میں، جو اس وقت کمیونزم کے زخے میں تھا، واضح سوچ دی۔ میں دیکھ رہا تھا کہ ایک نہ ایک دن ہمارے لیے امراس چشم کے علاج سے متعلق دینی خدمت کے مواقع پیدا کرے گا۔ اور اس کے ہزاروں خدام وسطی ایشیا کے لوگوں کی خدمت کے لیے وہاں جا پہنچیں گے جو اس کی محبت اور نجات بخش فضل کی گواہی دیں گے۔" ہارڈ ہارپر مزید کہتے ہیں۔ "وسطی ایشیا کی طویل اور سیماں آسیر تالیخ میں پہلی مرتبہ اس خطے کے دروازے

اُن لوگوں پر کھلے میں جو جہز یہ خدمت سے سرشار ہیں اور رصائے الہی کے لیے کام کر رہے ہیں۔"

ورن انٹرنیشنل کا صدر دفتر لندن میں ہے اور وسطی ایشیا کے پانچ بڑے شہر، بشکیک، یولان، باتو، تاشقند، دوشنبہ اور گلگت اس کی تبشیری سرگرمیوں کا مرکز قرار پائے ہیں۔ اس کے پروگراموں میں آئی کلیکٹوں کا قیام، لوگوں کی بہتر صحت کے لیے پبلک ہیلتھ پروگرام، نائینا افراد کی تعلیم اور دیکھ بھال کے پروگرام اور اپنے کارکنوں کے بھل کے لیے انگریزی سکولوں کا قیام شامل ہیں۔ ورن انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر کے مطابق ادارہ اپنے کارکنوں کی بھرتی براہ راست نہیں کرتا بلکہ یہ کام بہت سی سبھی تنظیموں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ ورن انٹرنیشنل اپنے کارکنوں کو ایک سال تک پورا وقت اس لسانی گروہ کی زبان و ثقافت سیکھنے پر صرف کرنے کے لیے تنخواہوں کی ادائیگی کرتا ہے جن کے درمیان انہیں کام کرنا ہوتا ہے۔ اس کے کارکنوں کی ایک جماعت تاشقند پہنچ چکی ہے جوہاں کی زبان و ثقافت سیکھ رہی ہے۔ کارکنوں کے بھل کے لیے پہلا سبھی سکول قائم کر دیا گیا ہے جس کا نام "ایور گرین سکول" رکھا گیا ہے۔ دوشنبہ میں بھی کام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اگلا قدم یولان، باتو میں کام شروع کرنا ہے۔ بحیرہ آرال کے علاقے میں بھی ورن انٹرنیشنل تبشیری کاموں کا آغاز کرنے والا ہے۔ جہاں ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور دوسری زہریلی کیرٹسے مار دو اؤل کے بے تحاشہ استعمال سے صحت عامہ پر مضر اثرات مرتب ہونا شروع ہو گئے ہیں اور پیسے کا پانی آلودہ ہو گیا ہے۔ یہاں ورن انٹرنیشنل کے پروگرام میں صاف پانی کی فراہمی اور دوسرے ذریعوں کے مقامی لوگوں کی مدد کی صورت میں تبشیری کاموں کا اجرا حاصل ہے۔

ورن انٹرنیشنل کے ڈائریکٹر بھر پور کہتے ہیں "اس وقت مواقع بہت زیادہ ہیں اور میں اپنے آپ کو ایک ایسے سچے کی طرح محسوس کرتا ہوں جسے مٹھائی کی دوکان کی چابی دے دی گئی ہے اور اسے اجازت ہے کہ وہ جو چاہے لے لے"۔^{۲۲}

رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑی وسط ایشیائی ریاست قازقستان میں سب سے پہلا مغربی عیسائی مشنری مین پینٹ اور پیسے کو سٹل اجتماعات کے نتیجے میں ۱۹۹۱ء میں تشکیل دیا گیا۔ "آگیپ" کے نام سے معروف اس اولین بین الجماعتی اور کثیر فرقی مشن کی بنیاد قازقستان کے دارالحکومت الما آتا میں رکھی گئی۔ جلد ہی اس مشن نے جموں یہ کے طول و عرض میں اپنی تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ خود "آگیپ" مشن کے پادریوں کے مطابق مشن کی سرگرمیوں سے مقامی حکام نے بالعموم اغراض برتا ہے۔^{۲۳}

الما آتا سے موصول ہونی والی ایک غیر مطبوعہ دستاویز کے مطابق اس وقت قازقستان میں باقاعدہ رجسٹر شدہ مغربی عیسائی مشنری تنظیموں کی تعداد ۷۳ تک پہنچ چکی ہے۔ یہ تنظیمیں مسلسل عیسائی لٹریچر روسی اور قازق زبانوں میں نہ صرف شائع کروا رہی ہیں بلکہ اسے مفت تقسیم کر رہی ہیں۔ یہاں اس بات کا ذکر بے محل نہ ہو گا کہ ۱۹۹۳ء میں عیسائی مشنری تنظیموں کی طرف سے مختلف لٹریچر کے ایک کروڑ

چھوڑا لاکھ (۱۸۶۳ ملین) نئے دنیا کی ۲۲۳ (دوسو تریالیس) زبانوں میں ترجمہ کروا کر شائع کروائے گئے۔ ان میں سے ایشیا کے حصہ میں ہیسنٹھ لاکھ (۶۶۵ ملین) نئے آئے۔ اور ایشیا کے حصے کے اس لٹریچر کا اکثر حصہ وسطی ایشیا ہی چھوڑا گیا۔ مذکورہ بالا غیر مطبوعہ دستاویزی کے مطابق عیسائی مشنری تنظیمیں الٹا اور قازقستان کے دیگر شہری اور دیہی علاقوں میں برہمی تنہی سے کام کر رہی ہیں اور بعض حالات میں انہیں حیران کن حد تک کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ دستاویز کے مطابق الٹا اس کی ایک ٹکسٹائل ملز میں کام کرنے والے دوسو سیستالیس (۲۳۷) قازق کارکنوں کو اجتماعی طور پر عیسائی بنا لیا گیا۔

جمہوریہ ازبکستان، امریکہ اور مغرب کے عیسائی مبلغین کا خصوصی نشانہ ہے یہاں امریکی اور مغربی مشنریوں نے پہلے سے موجود ازبک کلیساؤں سے اشتراک عمل کر لیا ہے۔ امریکی اور مغربی عیسائی مشنری مقامی عیسائی آبادی کو مسلمانوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے ذریعہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ گو امریکی دولت میں مقامی کلیساؤں کے لیے برہمی کشش ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ دولت اور بے انتہا مالی وسائل مقامی مسلمان آبادی کو عیسائیت کی طرف راغب کرنے کے لیے ایک بہت بڑے ذریعے کے طور پر استعمال کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں عیسائی مبلغین ازبکستان میں آباد روسی اور کوریائی باشندوں کے ساتھ موثر اتحاد و اشتراک کے ذریعے مسلمان آبادی کو عیسائی بنانے کے اہداف پورے کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مقامی آبادی میں بائبل کی مفت تقسیم اور دیسات میں فلموں کی نمائش ان مبلغین کا عام معمول ہے۔ (واضح رہے کہ ازبکستان کی مقامی آبادی کے لیے ازبک زبان میں بائبل کا پہلا ترجمہ ہو گیا ہے۔ Religion Report کے مطابق سٹاک ہوم، سویڈن، میں قائم "مرکز برائے اشاعت کتاب مقدس" نے ازبک زبان میں بائبل کا ترجمہ کیا، اسے چھپوایا اور پکاس ہزار نئے دار الحکومت تاشقند بھیجے جہاں وہ فروخت بھی ہو رہے ہیں۔ اور مفت بھی تقسیم کیے جا رہے ہیں۔"

ازبکستان کی موجودہ کمیونسٹ، لادین حکومت نے ۱۹۹۱ء میں مقامی لوگوں کے شدید احتجاج کے پیش نظر ایک فلم "عیس" کی نمائش پر پابندی لگادی تھی۔ عیسائی مبلغین نے مسلمانوں کے اندر بائبل کی مفت تقسیم کی آزادانہ مہم شروع کر رکھی ہے جس پر "سٹرل ایشیا سپر چیل مسلم یونین" اور خود لادین حکومت کی وزارت داخلہ نے شدید احتجاج کیا ہے جس کی وجہ سے ان عیسائی مبلغین نے، جن میں پیٹسٹ، کرشینگ اور سیوتھ ڈس ایڈوکیٹس شامل ہیں، شہروں میں بائبل اور دوسرے مشنری لٹریچر کی مفت تقسیم روک دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیکن دیسات میں انہوں نے اپنا کام بدستور جاری رکھا ہوا ہے۔ اور انہیں اُمید اور توقع ہے کہ مسلمان علماء ان علاقوں میں ان کی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ نہیں دیں گے۔

ایک رپورٹ کے مطابق ان غیر ملکی مبلغین اور ان کی پرجوش مشنری سرگرمیوں کی بدولت

صرف ایک گاؤں میں ۵۰ افراد نے (صرف اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں) عیسائیت قبول کر لی ہے۔ اسی رپورٹ کے مطابق ڈیڑھ سال کے عرصے میں ایک اور گاؤں میں ۱۰۰ افراد نے عیسائیت کو قبول کر لیا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ گاؤں کے نام صیغہ راز میں رہنے دیے گئے ہیں۔

صورت حال کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ازبکستان کی لادین (سیکولر) حکومت بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی اس زبردست مہم کو روکنے پر مجبور پا رہی ہے۔ مذہبی معاملات کی حکومتی کمیٹی کے چیئرمین نے وزارت داخلہ کو ایک دستاویز کے ذریعہ پچھلے سال (۱۹۹۳ء) یہ مشورہ دیا کہ وہ "کسٹم سروزر" میں زیادہ سخت گیر پالیسی اپنائے اور اگر ضروری ہو تو دستور میں ترمیم کر کے غیر ملکی مبلغین کی سرگرمیوں پر پابندی لگا دے۔ ازبکستان کے نائب مفتی (نام معلوم نہیں) نے بھی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ عیسائی مبلغین کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے جن کے بارے میں ان کا بیان یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہو کر ان سے دوستیاں گانٹھ کر اور ان پر دولت کے خزانوں کے دروازے کھول کر انہیں تیزی سے عیسائی بنا رہے ہیں۔^{۲۵}

حال ہی میں ازبکستان میں تقریباً ایک ماہ قیام کے بعد وطن واپس لوٹنے والے ایک پاکستانی کے مطابق ازبکستان میں ہر مسلمان کے گھر بائبل کا نسخہ پہنچ چکا ہے۔ ان کے مطابق جب انہوں نے ایک ازبک مسلمان خاتون خانہ سے اس کے گھر کے ڈرائنگ روم میں موجود بائبل کے نسخہ کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا کہ "ہمارا مقصد خدا اور نیکی کی تلاش ہے خواہ اس کا ذریعہ بائبل ہی کیوں نہ ہو"۔ واضح رہے کہ مذکورہ پاکستانی نے سوویت عہد میں سوویت یونین میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی تھی۔

حواشی

۱۔ ماہنامہ عالم اسلام اور عیسائیت، انٹی ٹیٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد شمارہ نومبر ۱۹۹۱ء ص ۴

۲۔ ایضاً شمارہ جنوری ۱۹۹۲ء ص ۱۷-۱۸، بحوالہ "دی کیتھولک نیوز"

۳۔ ایضاً شمارہ اپریل ۱۹۹۵ء ص ۲۶

۴۔ ایضاً شمارہ ستمبر ۱۹۹۱ء ص ۳

۵۔ ایضاً شمارہ اپریل ۱۹۹۱ء ص ۴، بحوالہ "اکومینیکل ریویو سرویس"

۶۔ ماہنامہ "فوکس"، اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، برطانیہ، شمارہ اپریل ۱۹۸۹ء ص ۴

۷۔ ایضاً شمارہ نومبر ۱۹۹۱ء ص ۴

۸- ماہنامہ عالم اسلام اور عیسائیت شماره مارچ ۱۹۹۱ء ص ۳ بحوالہ "ایوننگ ٹوڈے"

۹- ماہنامہ فوکس شماره اکتوبر ۱۹۸۸ء ص ۳-۵

۱۰- عالم اسلام اور عیسائیت شماره اپریل ۱۹۹۲ء ص ۱۳-۱۳

۱۱- ایضاً شماره ستمبر ۱۹۹۱ء ص ۱۱-۱۲

۱۲- ایضاً شماره جولائی ۱۹۹۲ء ص ۱۷

۱۳- ماہنامہ فوکس شماره فروری ۱۹۸۷ء ص ۳

۱۴- ماہنامہ عالم اسلام اور عیسائیت شماره اگست ۱۹۹۱ء ص ۳

۱۵- ایضاً

۱۶- ماہنامہ فوکس، شماره جون ۱۹۸۷ء ص ۳

۱۷- ایضاً شماره مئی ۱۹۸۸ء ص ۹

۱۸- ایضاً شماره جنوری ۱۹۸۹ء ص ۸-۹

۱۹- ماہنامہ عالم اسلام اور عیسائیت شماره جون ۱۹۹۱ء ص ۷ بحوالہ "کرسمین میر اللہ"

۲۰- دو ماہی وسطی ایشیا کے مسلمان، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد، شماره جنوری- فروری ۱۹۹۳ء

۲۱- ماہنامہ عالم اسلام اور عیسائیت، شماره اگست ۱۹۹۳ء ص ۲۱

۲۲- وسطی ایشیا کے مسلمان شماره ستمبر- اکتوبر ۱۹۹۳ء ص ۱۶-۱۷

۲۳- ماہنامہ عالم اسلام اور عیسائیت شماره اپریل ۱۹۹۱ء ص ۳ بحوالہ "چیلنج ویکی"

۲۴- ایضاً شماره فروری ۱۹۹۳ء ص ۱۹

۲۵- کرسمین مسلم ریلیشر، اسلامک فاؤنڈیشن، لیسٹر، برطانیہ شماره نمبر ۵ (۱۹۹۳ء)

